69854-کیا یہ شادی کرلے یا نہ کرے

سوال

میں ایک اچھے دل کی مسلمان لڑکی ہوں اور اپنے سب معاملات میں مستقیم ہوں، تقدیر نے چاہا کہ میری اپنے چچا کے بیٹے سے منگنی ہوگئی میں اسے پہلے نہیں جانتی تھی کیونکہ وہ امریکہ میں رہتا ہے میرا اس سے بہت ہی کم تعارف تھا جب وہ وطن آیا اور پھر چلا گیا.

ہمارے درمیان لکھائی ہوئی کہ اور طے پایا کہ آٹھ ماہ کے بعد شادی ہوگی تا کہ میں اپنی تعلیم مکمل کرلوں، لیکن جب وہ امریکہ چلا گیا اور ہمارا ایک دوسرے سے رابطہ ہوا تو بہت سارے معاملات میں ہمارا اختلاف ہونے لگا، اور ایک دوسرے ناراض ہونے لگے.

جب بھی رابطہ ہوتا آخر میں ہمارا تنگی پر ہی رابطہ ختم ہوتا حتی کہ جس شخص کو میں پہلے جانتی تھی مجھے وہ نہ لگا، اور ہر چیز بالکل الٹ گئی، اور ہم نے ایک دوسرے سے علیحدہ ہونے کا سوچ لیا، اگر رشتہ دار دخل اندازی نہ کرتے تو ہم علیحدہ ہوجاتے، اور طلاق ہوجاتی.

لیکن اب تعلقات پہلے جیسے نہیں رہے اور میں اپنے اس معاملہ میں پریشان ہوں کہ آیا اس شادی کو مکمل کروں یا کہ معاملہ یہیں ختم کردیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر آپ کے چچا کا بیٹا نماز کی پابندی کرتا اور اخلاقی طور پر اچھا ہے اور دین پر بھی مستقیم ہے تو پھر آپ اس سے علیحدگی طلب کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں، کیونکہ بہت سارے جزئی اختلافات ایسے ہیں جن کا حل ممکن اور ان کے بارہ میں سمجھوتا کیا جا سکتا ہے، اور اس کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے تا کہ ایک دوسرے سے انس و محبت ہوجائے اور الفت پیدا ہونے پر یہ سب کچھ ختم ہوجاتا ہے.

لیکن اہم معاملہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنے اللہ عزوجل سے تعلق قائم رکھنے والا اور اپنے دین کا التزام کرتا ہو، کیونکہ دین والا شخص اپنے گھر والوں کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر تیار کرتا اور اس میں مدد و معاون ہوتا ہے، اور انہیں اللہ سبحانہ و تعالی کی رضا و خوشنودی کے قریب کرتا ہے، اور غالبا اس سے امن ہوتا ہے کیونکہ اس کا دین اور دینی امور کا التزام اسے برا سلوک یا ظلم و ستم کرنے سے باز رکھتا ہے.

خاص کر جب آپ اس کے ساتھ اپنے گھر والوں سے کہیں دور سفر پر جائیں تو وہ اور بھی خیال کرتا ہے، لیکن اگر وہ اپنے دین میں ہی کوتاہی کرنے والا ہو اور نماز کی پابندی نہ کرتا ہو اور لوگوں میں غلط راہ پر چلنے والا معروف ہو تو پھر بلاشک و شبہ ایسے شخص سے شادی کرنا خطرناک ہوگا؛ کیونکہ جو اپنے دین کو ضائع کرتا ہے وہ باقی اشیاء کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا، اور جو شخص اپنے خالق و مالک و مولا و پروردگار کے حق میں کوتاہی کرتا ہے تو دوسروں کے حق میں کوتاہی کرنا کوئی عجب نہیں ہوگا.

جس شخص کی ایسی بری حالت ہو اسے ابھی سے چھوڑ دینا افضل و بہتر ہوگا کہ بعد میں اس سے علیحدگی کی جائے جب رخصتی بھی ہو اور پھر اولاد پیدا ہونے کے بعد علیحدگی مشکل ہوجائیگی.

آپ کو اس سلسلہ میں استخارہ کرنا چاہیے کیونکہ جو اپنے پروردگار سے استخارہ کرتا ہے وہ کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نیک و صالح قسم کے رشتہ داروں سے اس سلسلہ میں مشورہ بھی کریں جو آپ کے خاوند کی حالت اور اخلاق اور طبعیت کو جاننے والے ہوں.

نماز استخارہ کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (11981) اور (2217) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

آپ اپنی جانب سے اپنے آپ کو بہتر اور افضل اخلاق والی بنائیں اور اپنے اندر اچھی خصلتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ خاوند اور بیوی دونوں کو اچھے اخلاق و خصال اپنانے کا حکم ہے، ہوسکتا ہے خلل آپ کی جانب سے بھی ہو اور ہوسکتا ہے جس طرح آپ اپنے خاوند کے اسلوب کی شکایت کر رہی ہیں، آپ کے خاوند نے بھی آپ کے اسلوب کی شکایت کی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ دونوں کے لیے خیر و بہتری میں آسانی پیدا کرے.

دوم :

آپ کے سوال میں درج ہے کہ : "تقدیر نے چاہا کہ" لوگوں میں یہ جملہ معروف ہے جو کہ ایک غیر شرعی اور غلط ہے، کیونکہ تقدیر کی کوئی مشیت نہیں ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ کہا جائے : اللہ نے چاہا یا اللہ نے مقدر کر دیا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

لوگوں میں یہ قول عام ہے کہ :

"حالات نے چاہا کہ یہ یہ ہوا" یا پھر "تقدیر نے ایسے ایسے چاہا" کیا یہ قول صحیح ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

یہ قول کہ "تقدیر نے چاہا" اور "حالات نے چاہا" یہ منکر اور برے الفاظ ہیں، کیونکہ ظروف ظرف کی جمع ہے اور یہ حالات اور زمانے کو کہتے ہیں، اور وقت کی کوئی مشیت نہیں ہوتی، اور اسی طرح اقدار قدر یعنی تقدیر کی جمع ہے، اور تقدیر کی کوئی مشیت نہیں، بلکہ مشیت تو اللہ کی ہے کہ جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے.

جی ہاں اگر کوئی انسان یہ کہے کہ : اللہ کی تقدیر نے ایسے ایسے چاہا" تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن مشیت کی اضافت اللہ کے علاوہ تقدیر کی طرف کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مشیت ارادہ کا نام ہے، اور ارادہ ایک وصف ہے اور ارادہ موصوف کے لیے ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (113/3).

واللہ اعلم.